روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | اتوار ۳۔ رجب ۱۴۱۱ھ، ۲۰۔ صلح ۱۳۷۰ہش، ۲۰۔ جنوری ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیج کی جنگ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے کہ خلیج میں باقاعدہ جنگ شروع ہو چکی ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی عراق پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ اور عراق نے بھی اسرائیل پر میزائل پھینکے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ قیامِ امن کے لئے دعائیں کریں۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشاداتِ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرّہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غم خواری کسی تکلّف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں، بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غم خواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل جدید ص۶۶)

اخلاقِ فاضلہ کا اثر نہایت اعلیٰ ہوتا ہے

اقتباس از اہم تقریر فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

"ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹان پر بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے کہ ابو جہل نے آپؐ کو آکر گالیاں دیں اور پھر اُس خبیث نے آپؐ کو تھپڑ مار دیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور اسے کچھ نہ کہا۔ حضرت حمزہؓ کو شکار کا بڑا شوق تھا۔ وہ صبح سویرے شکار کھیلنے باہر چلے جاتے اور شام کو گھر واپس آتے۔ اس دن جب وہ شام کو شکار سے واپس آئے تو ان کے گھر کی ایک لونڈی جس نے یہ واقعہ دیکھا تھا اور جو اس وجہ سے بھری بیٹھی تھی اس نے ان سے کہا کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم بہادر بنے پھرتے ہو لیکن دشمن تمہارے بھتیجے کو گالیاں دیتے اور مارتے پیٹتے ہیں۔ حضرت حمزہؓ نے کہا کیا بات ہے۔ لونڈی نے جواب دیا۔ تمہارا بھتیجا صبح چٹان پر بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا کہ ابوجہل آیا اور اس نے اسے گالیاں دیں اور پھر مارنا شروع کر دیا مگر آگے سے اس نے ایک لفظ تک نہیں کہا۔ کیا تم کو غیرت نہیں آتی کہ تم اپنے آپ کو بہادر سمجھتے ہو مگر تمہارے بھتیجے کو دشمن پیٹتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ حضرت حمزہؓ میں ایمان نہیں تھا لیکن یک دم ان کے دل کی کھڑکیاں کھل گئیں اور ان کی چشمِ بصیرت نے دیکھ لیا کہ اتنا بڑا اعلیٰ نمونہ بغیر سچائی کے ظہور میں نہیں آسکتا۔ ضرور ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور انہیں ایک نور ملا ہے کیونکہ اس قدر اعلیٰ اخلاق کوئی معمولی چیز نہیں۔ حضرت حمزہ شکاری لباس پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے وہ کپڑے بھی نہیں اتارے بلکہ سیدھے کعبہ میں گئے۔ اس وقت ابوجہل دوسرے رؤسا کے ساتھ وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ لوگوں نے جس وقت اس کی شکل دیکھی تو کہا کہ آج خیر نہیں۔ اس وقت ابوجہل کا نام ابوالحکم تھا۔ لوگوں نے کہا۔ ابوالحکم! دیکھو وہ حمزہ چلا آرہا ہے۔ اس کی شکل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غصّہ سے بھرا ہوا ہے۔ حضرت حمزہؓ کے ہاتھ میں کمان تھی کیونکہ اس زمانے میں بندوقیں تو تھی نہیں۔ تیر کمان سے ہی لوگ شکار کھیلا کرتے تھے۔ انہوں نے آتے ہی کمان ابوجہل کے منہ پر ماری اور کہا تجھے اس شخص پر ہاتھ اٹھانا آتا ہے جو آگے سے جواب نہیں دیتا۔ اگر ہمت ہے تو آ اور میرے مقابل پر کھڑا ہو جا۔ چونکہ یہ دونوں رئیس تھے۔ اس لئے لوگوں نے درمیان میں پڑ کر بیچ بچاؤ کر دیا۔ اس کے بعد وہ سیدھے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ مجھ پر اسلام کی کیفیت کھل گئی ہے اور میں مسلمان ہوتا ہوں۔ غرض اخلاق کے اعلیٰ نمونے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ پس نمونہ اصل چیز ہے۔"

(ایک اہم تقریر فرمودہ ۲۵۔ جولائی ۱۹۳۷ء)

ربوہ۔ ۱۸، جنوری۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی اور نمازِ جمعہ سے قبل خطبہ دیا جس میں آپ نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸، دسمبر ۱۹۹۰ء پڑھ کر سنایا۔

اس خطبے میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ گو آج موجودہ سال کا آخری جمعہ ہے اور روایت کے مطابق اس جمعہ کو وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے لیکن چونکہ عبادات میں لذت پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا مضمون ابھی جاری ہے اس لئے وقف جدید کے موضوع کو آئندہ پر مؤخر کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس خطبے میں اللہ تعالیٰ کی صفت مالک یوم الدین کے متعلق تفصیل سے بیان فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے تو ہر قسم کی چیز کا مالک ہے اور ہر طاقت اور اقتدار کا مالک ہے اس لئے اس کی طرف جھکا جاتا ہے۔ اور یہ صفت رحمانیت اور رحیمیت کی صفت کے ساتھ مل کر زیادہ وسعت اختیار کر لیتی ہے حضور ایدہ اللہ نے اپنے ایک کشف کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ جس طرح کارخانوں میں خام مال کے استعمال سے نہایت خوبصورت مصنوعات تیار ہوتی ہیں اور ان کے مقابل پر دوسری طرف ضائع شدہ مادہ WASTE PRODUCT نکل آتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہونے والے وہ انسان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تمام صفات سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہتے ہیں اور ان کا وجود محض ناکارہ اور بے حقیقت رہ جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا سورہ فاتحہ بار بار پڑھنے کا حکم ہے۔ اس میں یہی مضمر ہے۔ کہ اس کے بے شمار پہلو اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے کئی رنگ سامنے لا کر سوچا جائے تاکہ اللہ کی حمد کا صحیح عرفان حاصل ہو سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ - صلح ۱۳۷۰ ہش ۲۰ - جنوری ۱۹۹۱ء

لقائے الٰہی

آئیے اللہ تعالیٰ کے جلووں کو دیکھنے کی نظر پیدا کریں۔ اگرچہ جسمانی آنکھ تو اسے نہیں دیکھ سکتی لیکن اگر روحانی آنکھ کی بینائی تیز ہو جائے تو وہ اس طرح نظر آتا ہے جس طرح انسان جسمانی آنکھ سے دیکھ رہا ہو۔ یعنی انسان کا احساس اتنا ترقی کر جاتا ہے کہ جسمانی آنکھوں کے سامنے اسے نہ دیکھنے کے باوجود وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے بلکہ وہ دوسروں سے کہتا بھی ہے کہ کیا بات ہے تمہیں خدا نظر نہیں آتا۔ شاید اسی بات کے پیش نظر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو یوں سمجھو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر تمہارا احساس اس حد تک ترقی نہ کر گیا ہو تو یہ تو ضرور محسوس کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ ایک چھوٹے سے حسین و جمیل بچے کو دیکھ کر اس کا منہ چوم لیا تو ان کے تمام شاگردوں نے جو اس وقت ان کے ساتھ تھے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ لیکن ایک شاگرد چپ کھڑا رہا اور اس نے اس بچے کا منہ نہ چوما۔ اس کے بعد حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے ایک بھڑبھونجا کی بھٹی میں سے شعلے نکلتے دیکھ کر ان کو بھی چوم لیا۔ اس موقعہ پر باقی سارے شاگرد تو پیچھے ہٹ کر کھڑے رہے لیکن جس شاگرد نے بچے کا منہ نہ چوما تھا اس نے شعلے کو چوم لیا۔ اور دوسرے شاگردوں کو بتایا کہ چونکہ مجھے بچے میں خدا کا جلوہ نظر نہیں آیا تھا میں نے اس کا منہ نہ چوما تھا اسکے برعکس مجھے شعلے میں خدا کا جلوہ نظر آیا تو میں نے شعلے کو چوم لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا کے جلوے دیکھنے کی نظر پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور جب یہ نظر پیدا ہو جاتی ہے تو شعلے کو چوم لینا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسلئے کہ خدا کا جلوہ نظر آنے کے بعد انسان کو کچھ اور یا نظر نہیں آتا یا اس کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس صورت کو لقائے الٰہی سے بھی تعبیر فرمایا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ لقائے الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اُن کی شفقت ہے محبّت کی نقیب
اپنے پیاروں کے وہ رہتے ہیں قریب
دُور جا کر مٹ گئے ہیں فاصلے
فاصلوں کی یہ ریاضی ہے عجیب

ـــــــ ابوالاقبال

○

عِشق ہے راہِ وفا میں خاک ہو جانے کا نام
ماورائے سرحدِ افلاک ہو جانے کا نام

عقل اپنی مصلحت بینی پہ خوش ہے اور جنوں
بے نیازِ دانشِ چالاک ہو جانے کا نام

عقل کو بخیہ گری سے ہی نہیں حاصل فراغ
اور جنوں ہے خود گریباں چاک ہو جانے کا نام

عقل فکرِ این و آں، اندیشۂ سُود و زیاں
عشق این و آں کا قِصّہ پاک ہو جانے کا نام

لذّتِ گریہ سے بیگانہ روی خُوئے ہَوس
عشق لیکن آنکھ کے نمناک ہو جانے کا نام

عقل محوِ جُستجوئے حُسن بے پروا رہی
اور جنوں ہے حُسن کا اِدراک ہو جانے کا نام

عقل اپنی ذات کی تزئین و آرائش میں گُم
عِشق لیکن خود خس و خاشاک ہو جانے کا نام

دیکھتی ہے عقل تو لہروں کا رُخ، موجوں کا زور
عشق ہر طُوفان میں تیراک ہو جانے کا نام

حُسنِ کامل مُنتہائے کاروبارِ ہست و بُود
عِشق ہے محوِ شہِ لولاکؐ ہو جانے کا نام

ڈاکٹر محمود الحسن

وفات یافتہ بزرگوں کو تحریک جدید میں شامل کریں

اگر آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے احسانات کا بدلہ چکانا چاہتے ہیں اور ثواب دارین حاصل کرنے کے متمنی ہیں تو اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا اہتمام فرما کر اس صدقہ جاریہ میں ان کو شریک کریں یہ آپ کی احسان شناسی ہو گی۔

اس میں ہر دفتر کے بزرگوں کو شامل کیا جا سکتا ہے صرف دفتر اوّل کی تخصیص پر حصر نہ کیا جائے۔ ہمارے سامنے سیدنا حضرت فضلِ عمر کا نمونہ موجود ہے۔ حضور کے چندے میں سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل کئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات — نون سین

رفسنجانی کی اُلجھن

طنز و مزاح کے بعض ریمارکس بھی بڑے دور رس ہوتے ہیں۔ مثلاً لوگ بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایرانی سیاست اور مغربی ممالک کی سیاست میں کیا فرق ہے۔ تو جواب دیا جاتا ہے کہ مغربی ممالک کی سیاست میں اگر انسان انتخاب جیت جائے تو وہ حکومت بناتا ہے اور ایرانی سیاست میں اگر انسان انتخاب جیت جائے تو وہ اپوزیشن کی پارٹی بناتا ہے۔ یہ نہیں کہ واقعی ایسا ہے۔ کیونکہ جہاں بھی انتخاب جیتا جائیگا جیتنے والے حکومت بنائیں گے اور ہارنے والے اپوزیشن کہلائیں گے۔ لیکن ایران میں آج سے ۱۸ ماہ قبل صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے الیکشن تو ۹۶ فی صد ووٹ لے کر جیتا لیکن اب انہیں شکوہ اس بات کا ہے کہ لوگ اصلاحات کیلئے انکا ساتھ نہیں دے رہے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں انہوں نے ایک پبلک تقریر میں کہا بعض حلقے ایسے ہیں جو اصلاحات کو روکنے کا باعث بن رہے ہیں۔ حالانکہ یہ اصلاحات انتظامیہ اور اقتصادیات کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

جہاں تک مجلس کا تعلق ہے اور ایران میں پارلیمنٹ کو مجلس کہتے ہیں وہاں ان لوگوں کا تسلط ہے جو سخت مزاجی کے ساتھ اپنی باتوں پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ اور اس لیئے صدر رفسنجانی کو اس بات کا موقعہ نہیں مل رہا کہ وہ مقننہ کے ذریعے اپنی اصلاحات کو جاری کر سکیں اور جہاں تک مقننہ کے ذریعے کر بھی سکتے ہیں۔ یعنی وزارتوں کے اندر اور ایسے اداروں میں جو حکومت کی ملکیت ہی گردانے جاتے ہیں۔ وہاں اسلامی کمیٹیاں انکا راستہ روک کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ ان باتوں کو انقلاب کی نفی کے مترادف سمجھتی ہیں۔

اب صدر رفسنجانی کا خیال یہ ہے اور وہ اسی سلسلے میں کوشش بھی کر رہے ہیں کہ جسطرح حزب مخالف عوام الناس کو سڑکوں پر لاکر احتجاج کرواتا ہے۔ اسی طرح کروایا جائے یعنی حزب مخالف کی طرح وہ عوام الناس کے جذبات کو اداروں کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کریں۔ بعض ایرانی تجزیہ نگار جو از خود ترک وطن کر کے پیرس میں زندگی گذار رہے ہیں۔ انکا خیال ہے کہ صدر رفسنجانی بالواسطہ لوگوں کو سٹرائک پر آنے پر آمادہ کرتے ہیں اور یہ سٹرائکیں زیادہ تر وزارتوں کے خلاف کروائی جا رہی ہیں۔ حال ہی میں جو سب سے زیادہ اہم سٹرائک ہوئی وہ اساتذہ کی سٹرائک تھی۔ اصفہان میں اسکا آغاز کیا گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد تقریباً دو درجن شہروں میں اس سٹرائک کا اثر پھیل گیا اور وہاں بھی اساتذہ نے سٹرائک کر دی۔ پریس کا وہ حصہ جو سخت مزاجوں کے ہاتھ میں ہے کہتا ہے کہ یہ سٹرائک اسلام کے مخالفین نے کی ہے۔ لیکن انکے برخلاف رفسنجانی اور اسکے ساتھیوں کا خیال ہے کہ سٹرائک جائز تھی اور جائز شکایات کو دور کرنے کیلئے یہ طریق اختیار کیا گیا تھا۔

اسی طرح کہا جاتا ہے ایک جمعہ کے خطبے میں صدر رفسنجانی نے جنسی گھٹن کا ذکر کیا حالانکہ یہ ایسا موضوع ہے جس پر ایران میں کچھ کہنا اپنے لئے مخالفت کو دعوت دینا ہے۔ اس موضوع پر بات کرنیکی اجازت نہیں ہے۔ لیکن رفسنجانی نے جن خیالات کا اظہار کیا ان میں یہ بات سرفہرست تھی کہ جنسی گھٹن بہت سی دوسری خرابیاں پیدا کرتی ہے۔ اور ان خرابیوں میں سے ایک تشدّد پر اتر آنا ہے۔ چنانچہ اس گھٹن کو دور کرنے کیلئے انہوں نے متعہ کے طریق کو دوبارہ زندہ کرنیکی تجویز پیش کی متعہ ایسی شادی کو کہا جاتا ہے جو ایک گھنٹے سے لے کر ۹۹ سال تک کیلئے ہو سکتی ہے۔ رفسنجانی کی اس تجویز نے سخت مزاج سیاست دانوں کے دلوں میں غصے کی لہر دوڑا دی ہے۔ انکا کہنا ہے کہ یہ بات نوجوانوں کو اسلام کے متعلق کوشش کرنے کی بجائے دوسری جہات میں موڑ دینے والی بات ہے۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صدر رفسنجانی نے اگلے انتخابات کے لیئے اپنی مہم کا اجراء کر دیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ موجودہ مجلس انکی بات نہیں مانے گی۔ اور موجودہ مجلس کو وہ برطرف بھی نہیں کر سکتے۔ اسلیئے انکی ساری امیدیں اگلے انتخابات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ انتخابات جون سنہ ۱۹۹۲ء میں ہونے ہیں اور اب سے لے کر سنہ ۱۹۹۲ء تک کا خاصا لمبا عرصہ موجودہ حالات میں گذارنا آسان کام نہیں۔ رفسنجانی کے بعض پارلیمنٹ کے اراکین اور انکے دوستوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ موجودہ اسمبلی کو توڑ دیا جائے اور نئے الیکشن کروائے جائیں۔ لیکن جہاں تک اسمبلی کے توڑنے کا تعلق ہے یہ ایک الجھا ہوا سا معاملہ ہے۔ اتنی آسان بات نہیں کہ کہہ دیا کہ مجلس توڑ دی اور مجلس ٹوٹ گئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر کچھ نہ ہو سکا تو رفسنجانی کے ساتھی اراکین پارلیمنٹ استعفیٰ دے دیں گے اور اسطرح مجلس کو اپنی کارروائی جاری رکھنے سے روک دیں گے۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو جلد انتخابات کروائے جا سکیں گے۔

صومالیہ کی جنگ

ایسی چیزوں کی تصدیق تو کچھ دیر بعد ہی ہوا کرتی ہے لیکن بہرحال خبر ہے کہ صدر سید بارے نے اپنا ملک چھوڑ کر ابوظہبی چلے گئے ہیں۔ جب سے انہوں نے پارلیمنٹ کے اراکین کے جھگڑے کی وجہ سے پارلیمنٹ توڑی تھی اور خود اقتدار سنبھال لیا تھا۔ ان کے اور ان کے مخالفین کے درمیان جھگڑا چل رہا تھا۔ بجائے اس کے کہ اراکین کے جھگڑے کی بناء پر پارلیمنٹ توڑ کے انتخاب کرواتے اور ملک کو ایک نئی پارلیمنٹ دیتے، انہوں نے اس بات کو مناسب سمجھا کہ وہ خود اقتدار سنبھال لیں اور سنبھالے رکھیں۔ وہ اکثر یہی کہتے رہے کہ میرے ملک کے لوگ ابھی اس قابل نہیں ہیں کہ وہ پارلیمنٹ کا نظام چلا سکیں اور جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائیں اقتدار میں اپنے ہاتھ میں رکھوں گا تاکہ ملک کی تربیت ہوتی رہے۔ اور آہستہ آہستہ لوگ اس بات کے قابل ہو جائیں کہ انتخابات ہوں اور پارلیمنٹ کا قیام عمل میں آجائے۔

لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اگر پارلیمنٹ کے کچھ افراد آپس میں کشمکش پر تلے رہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سارے ملک میں سے مزید کوئی اراکین نہیں مل سکتے اور انتخاب کروائے جائیں اور ملک کو پارلیمنٹ کا نظام نہ دیا جائے لیکن بہرحال جب کوئی شخص آگے بڑھ جاتا ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ اس کے علاوہ سارے ملک میں کوئی لوگ بھی ایسے نہیں ہیں جو نظام حکومت چلا سکیں اور اسی بہانے سے وہ آمریت کو جاری رکھتا ہے چنانچہ ان کے اور ان کے مخالفین کے درمیان جھگڑا چلتا رہا۔ حتیٰ کہ لبرل، ریپبلیکن، اور ڈیموکریٹ اکٹھے ہو گئے اور جنگ میں تیزی آگئی۔ انہوں نے اپنے اقتدار کے دوران نہایت سختی سے لوگوں کو کچلنے کی کوشش کی۔ بہت سے سیاسی عمائدین جیل میں ڈال دیئے گئے اور یہ جیل موگا دیشو سے کچھ فاصلے پر تھا جہاں پر ان پر تشدد بھی کیا گیا۔ جہاں تک مذہبی لوگوں کا تعلق ہے بہت سے خطیبوں کو گولی مار دی گئی۔ اور اس طرح انہوں نے ہر موقعے پر اپنی راہ صاف کرنے کے لئے تشدد سے کام لیا۔

اس دوران ملک میں روسی مشیر بھی آگئے اور چونکہ یہ روسی مشیر لوگوں کی نظروں میں ناپسندیدہ تھے اس لئے کہا جاتا ہے کہ بعض دفعہ ان میں سے کسی ایک کو اکا دکا دیکھ کر اس کی پٹائی بھی کر دی جاتی تھی۔ چنانچہ سوویت یونین کے حکام نے انہیں یہ ہدایت کی ہوئی تھی کہ وہ گلیوں اور سڑکوں پر اکا دکا کبھی نہ نکلیں۔ جب بھی باہر جائیں۔ زیادہ تعداد کے گروہ میں جائیں تاکہ ان پر حملہ نہ کیا جا سکے۔ آہستہ آہستہ ان مشیروں کا عمل دخل بڑھنے لگا حتیٰ کہ ایک ہوائی اڈہ بھی انہوں نے لے لیا۔ اس ہوائی اڈے کی یہ کیفیت تھی کہ وہاں عام آدمی کے جانے کی تو بات ہی نہیں کی جا سکتی صدر سید بارے بھی وہاں نہیں جا سکتے تھے۔

ان حالات میں لوگوں کو یہ شکوہ بھی پیدا ہوا کہ وہ روٹی اور کپڑا جس کی ملکی لوگوں کو ضرورت ہے۔ زیادہ تر روسی لے جاتے ہیں اور بعض اوقات وہ ان چیزوں کو ملک کے باہر بھی لے جاتے ہیں یعنی اپنے ملک۔ چنانچہ بہت سے لوگ کینیا، کینیڈا، امریکہ میں چلے گئے۔ کینیا میں تو ان لوگوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی کہ یوں معلوم ہونے لگا کہ ایک کالونی کی کالونی ان لوگوں کی ہے چنانچہ وہاں انہوں نے تربیت بھی حاصل کرنا شروع کر دی تاکہ اپنے ملک میں واپس جاکر آمر کی فوجوں سے لڑ سکیں۔ چنانچہ آخرکار انہیں لڑنے کا موقعہ مل گیا۔ اور نہ صرف موقعہ مل گیا بلکہ اس موقعے سے فائدہ بھی انہوں نے خوب خوب اٹھایا۔ جس کے نتیجے میں اب یہ خبر اڑی ہے کہ صدر سید بارے ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اس وقت ابوظہبی میں ہیں۔

جمیل الرحمن رفیق

تلفّظ کا تلفّظ

تلفظ کے سلسلہ میں جو مضامین "الفضل" میں شائع ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے محترم جمیل الرحمن صاحب رفیق کہتے ہیں۔

ایک لطیفہ عرض ہے کہ یہ سارا سلسلۂ مضامین پڑھنے کے بعد ایک دوست کہنے لگے کہ تلفظ پر بہت کچھ لکھا گیا مگر اب تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ "تلفظ" کا تلفظ کیا ہے؟ سو عرض ہے کہ اسکا درست تلفظ ہے تَلَفُّظ (ف کی پیش کے ساتھ) جیسے توکُّل، تکبُّر وغیرہ عام لوگ تلفَظ (ف کی زبر سے) ادا کرتے ہیں جو کہ فعل ہے۔ مصدری حالت ف کی پیش سے ہے۔ یعنی تلفُّظ اور اردو میں یہی مستعمل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

امتحانی پرچہ حل کرنے کا طریق

عموماً یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ بعض طلباء گو ذہین، پڑھائی میں دلچسپی لینے والے، کلاسوں میں باقاعدہ اور محنتی بھی ہوتے ہیں لیکن جب امتحان ہوتا ہے تو ان کے نمبر نسبتاً اچھے نہیں آتے۔ اسکی بڑی وجہ امتحانی پرچہ حل کرنے کیلئے صحیح طریقہ استعمال نہ کرنا ہوتی ہے بزرگوں اور قابل اساتذہ نے ہمیں جو طریقہ سمجھایا اور جسے خاکسار کے بہت سے ساتھیوں نے اپنا کر بہت فائدہ حاصل کیا۔ اسکا خلاصہ طلباء کے استفادہ کی غرض سے ذیل میں عرض ہے

۱:۔ امتحان سے پہلے گذشتہ تین چار سالوں کے پرچے حل کرنے کی مشق کی جائے اسطرح کہ بار بار حل کرکے تین گھنٹہ کا پرچہ دو گھنٹے میں بآسانی حل کرلیں۔ یوں نہ صرف امتحان میں آنے والے سوالوں سے واقفیت پیدا ہوگی۔ بلکہ مختلف قسم کے سوالات کے جواب لکھنے کا طریق، اس پر وقت کتنا صرف ہوتا ہے کا اندازہ، آپ کی رفتار کا معیار، خوشخطی اور بے ضرورت باتوں سے اجتناب کرتے ہوئے صرف متعلقہ باتیں ہی لکھنے کی مشق بھی ہو جاوے گی اور جو حصے کمزور ہیں ان کا علم پاکر مزید اصلاح کے لئے بروقت کوشش بھی کرسکیں گے۔ بعض سوال بظاہر نظر مختصر سادہ اور آسان لگتے ہیں۔ لیکن جب جواب لکھنے لگو تو بعض پیچیدگیاں آڑے آتی ہیں اور بعد از مشق تجربہ ہو جاتا ہے کہ ایسے سوال کس طرح مختصر ترین وقت میں حل کئے جا سکتے ہیں۔

۲:۔ پرچہ ملتے ہی اسے پڑھنے کی بجائے اُلٹا رکھ دیں اور سب سے پہلے اپنے ربّ کریم سے ازدیادِ علم اور سینہ میں انشراح، اس کام کے آسان ہونے، مشکلات رفع ہونے اور اُس مشکل کشا کی راہبری اور راہبری میں بہترین طریق پر پرچہ حل کرنے کی توفیق پانے کیلئے دل سے دعا کریں تاکہ محض اس کے فضل سے کامیابی حاصل ہو سکے اور اطمینان، سکون اور حاضر دماغی سے وقت مقررہ کے اندر اندر مکمل پرچہ حل کرنے کی توفیق پاسکیں۔

۳:۔ اس کے بعد پرچے کو بغور پڑھیں اور مندرجہ ذیل امور نوٹ کریں:۔

(i) ہدایات کیا ہیں؟ کل نمبر اور وقت کتنا ہے؟ کتنے سوال کرنے ضروری ہیں، کوئی سوال لازمی تو نہیں، اگر مختلف سیکشنز ہیں تو ہر سیکشن سے کتنے سوال کرنے ضروری ہیں۔ سوال کے حصوں یعنی پارٹس کی کیا صورت ہے وغیرہ وغیرہ۔

(ii) پھر ان ہدایات کے مطابق جائزہ لیں کہ کون کون سا سوال آپ کر سکتے ہیں اور اسطرح کل کتنے نمبر کا پرچہ حل ہو جائیگا۔ جو نہیں آتے ان میں کون سے ہیں جن کو آپ جزوی طور پر حل کرنے کیلئے ATTEMPT کر سکتے ہیں اور اگر سارے سوال ہی حل کر سکتے ہیں تو کون سے بہتر طور پر حل کر سکتے ہیں اور نسبتاً کم وقت لیں گے اور کہ ان کے STEPS یا PARTS کم ہیں۔ اور نمبر لینے نسبتاً آسان ہوں گے۔

(iii) اس کے بعد ترتیب قائم کریں کہ کون سا سوال سب سے پہلے حل کریں گے (یعنی جو سب سے اچھا آتا ہو) اس کے بعد کون سا اور پھر کون سا وغیرہ وغیرہ۔

یہ عمل کچھ لمبا لگتا ہے لیکن ہے یہ نہایت ضروری۔ اسطرح آپ صحیح پلاننگ کے ساتھ بہتر طور پر کم از کم وقت میں خوبصورتی کیساتھ ایسا لکھ سکیں گے کہ زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل ہو سکیں۔

۴:۔ جواب لکھنے سے پہلے ANSWER SHEET پر اپنا رول نمبر صاف اور خوشخط لکھئے۔ جو زائد شیٹیں ساتھ لگائیں ان پر بھی رول نمبر لکھنا نہ بھولئے اور آنسر شیٹ پر زائد لگائی گئی شیٹوں کی تعداد بھی ضرور لکھئے۔ پرچہ خوشخط اور کھلا کھلا لکھ کر حل کریں اور کاپی کے دونوں طرف حاشیہ لگائیں۔ سیاہی بلیو بلیک پرمانٹ استعمال کریں۔ WASHABLE ہرگز استعمال نہ کریں یہ بعض اوقات پانی یا چائے وغیرہ لگنے سے صاف ہو جاتا ہے اور رول نمبر بھی مٹ جاتا ہے۔

۵:۔ ہر سوال حل کرنے سے پہلے اُسے اچھی طرح سمجھ لیں کیا مانگا گیا ہے؟ یا آپ نے کیا نتیجہ نکالنا ہے؟ سوال شروع کرنے سے پہلے ایک دفعہ ضرور اسکی عبارت کو دہرالیں تاکہ تسلی ہو جاوے کہ آپ نے سوال ٹھیک سمجھا، یا لکھا ہے اگر کوئی شکل بنانی ہو تو صفائی کے ساتھ بنائیں۔ پہلے حاشیہ میں رف بھی بنانا مفید رہتا ہے یا پنسل سے بنالیں اور جب ٹھیک بن جائے تو اُسے سیاہی سے پکا کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی سوال ایسا ہو جو آپ نے پہلے حل کیا ہوا ہو تو غور سے دیکھ لیں کہ واقعی وہی ہے اس میں کوئی تبدیلی تو نہیں کی ہوئی۔ بعض اوقات مشہور سوال معمولی تبدیلی کے ساتھ دیا ہوا ہوتا ہے اور جلد بازی میں آپ وہی سوال جسکا کہ آپ کو علم ہے سمجھکر اُسی طرح حل کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں ٹھیک حل کر لیا جبکہ جواب درست نہیں ہوتا اور نمبر نہیں ملتے۔

۶:۔ گھبراہٹ ہرگز نہیں ہونی چاہیئے سکون اور تسلی کے ساتھ پرچہ حل کرنا چاہیئے لیکن رفتار اس قدر ہونی ضروری ہے کہ جب نصف وقت گزرنے کا اعلان ہو مثلاً ۱½ گھنٹہ بعد تو پرچہ ۶۰ فیصد حل ہو چکا ہونا چاہیئے۔ اگلے ایک گھنٹہ میں بقیہ ۴۰ فیصد حل ہونا چاہیئے۔ اس طرح ۲½ گھنٹہ میں کل پرچہ حل ہو جائیگا اور باقی نصف گھنٹہ دہرائی پر لگائیں۔

۷:۔ دہرائی بہت ضروری ہے۔ اس قدر ضروری کہ اگر ۲½ گھنٹہ میں آپ پورا پرچہ حل نہیں کر سکتے تو مزید حل کرنے سے بہتر ہے کہ رک جائیے اور پہلے جلدی جلدی دہرائی کر کے فروگذاشتوں اور غلطیوں کی اصلاح کر لیں اور پھر اگر کچھ وقت بچے تو باقی پرچہ حل کریں۔ بغیر دہرائی کے پرچہ دے آنے سے یہ امکان ہے کہ بہت سی غلطیاں جنکی معمولی توجہ سے اصلاح ہو سکتی تھی رہ جائیں اور حل کئے کرائے پرچے کے نمبر کم آویں۔ یا کوئی جزو حل کرنے سے سہواً رہ گیا ہو حالانکہ آتا تھا۔ یہ ضرور چیک کر لیں کہ مطلوبہ تعداد سوالات پوری ہو گئی ہے یا کوئی رہ گیا ہے۔

۸:۔ اگر ریاضی کا پرچہ ہو تو جن سوالوں کے جوابات سوال کے اندر ہی دئیے ہوں ان کے علاوہ دوسرے سوالوں کے جوابات کی پڑتال ضرور کر لیجئے تاکہ تسلی ہو سکے کہ جواب درست ہے اور اگر درست نہ ہو تو اصلاح کر سکیں ورنہ گھر آکر افسوس ہوگا کہ اوہو! معمولی غلطی ہو جانے سے یہ سوال غلط ہو گیا۔ اگر باوجود سرسری دہرائی کے کسی سوال میں جو غلطی ہو گئی ہو پکڑی نہ جائے تو بجائے مزید تلاش کے، اگر وقت ہو تو، اسے دوبارہ حل کر لینا بہتر ہے اس طرح غلطی کی تلاش کی نسبت کم وقت لگے گا اور نیا حل ہو جائے گا۔ اسکے بعد پہلا غلط حل کاٹ دیں۔ وارننگ:۔ نیا حل ہو جانے کے بعد سابقہ کاٹا جائے۔

۹:۔ اسی طرح اگر CHOICE کے مطابق پورا پرچہ حل نہ ہوتا ہو تو جتنا حل ہو جاوے اسکے علاوہ دوسرے سوالوں میں سے بعض کو TRY ضرور کریں۔ شکل بنالیں۔ معلوم مطلوب لکھ لیں شکل بنالیں، مساوات قائم کر لیں، فارمولہ متعلقہ لکھ لیں وغیرہ اور پھر دعا کے ساتھ ذہن پر زور دیں قوی امکان ہے کہ سارا نہیں تو کافی حصہ حل ہو جاوے۔ اسطرح بعض اوقات اتنے STEPS حل ہو جاتے ہیں کہ ان کے نمبر شامل ہو کر کل نمبروں میں خاصہ اضافہ ہو جاتا ہے اور آپ کی پوزیشن اور ڈویژن یا G.P. بہتر ہو جاتی ہے۔

۱۰:۔ جہاں توجہ، ذہانت، مشق، محنت، استقلال اور حوصلہ و عزم اہم ہیں وہاں یہ امر بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ دعا بہت ہی اہمیت رکھتی ہے یہ کامیابی کی کلید ہے۔ امتحان سے پہلے دعا پرچے کے دوران دعا اور پرچے دینے کے بعد دعا بہت ہی کارگر ہوتی ہے۔ دعا سے پرچہ میں آنیوالے سوالات سے متعلقہ حصوں پر آپ کی خصوصی نظر اور توجہ ہو جاتی ہے اور آپ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھا دیا تھا اور جو حصے میں نے پڑھے وہی امتحان میں آگئے۔ دعا سے حوصلہ، حافظہ اور حاضر دماغی میں اضافہ ہوتا ہے اور ٹھیک ٹھیک جواب سوجھتے ہیں۔ دعا سے بعض اوقات اچانک حل STRIKE کرتا ہے اور UNSEEN اور بظاہر بہت مشکل سوال بآسانی حل ہوتے جاتے ہیں گویا غیبی طاقت راہنمائی کر رہی ہے دعا سے آپ کے پرچے کی جانچ درست اور ٹھیک طرح ہوتی ہے اور آپ کسی قسم کے نقصان سے محفوظ رہتے ہیں اور حل شدہ پرچے کا جو حق ہے اس قدر نمبر آپ کو ممتحن دے دیتا ہے۔ دعا سے آپ مطمئن رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل فرماتے ہوئے میرا ہر قدم اور ہر STAGE پر راہبر و رہنما اور معین و مددگار ہوگا۔ اور مایوسی اور فکر مندی آپ کے قریب بھی نہ پھٹکے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی بے پایاں رحمت سے نوازتا رہے اور جملہ طلباء کو محض اپنے فضل سے امتحانوں میں نمایاں کامیابیوں سے ہمکنار فرماتا چلا جائے۔

اے خدا ایسا ہی کر

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصر کنڈر گارٹن کی طرف سے گذشتہ سال پانچویں جماعت کا امتحان دینے والوں میں سے مندرجہ ذیل دو بچیوں کے نام محکمہ تعلیم کی طرف سے وظیفہ حاصل کرنے کے لئے چنے گئے ہیں۔

۱۔ مظفرہ منورہ ولد سردار منور احمد ڈوگر صاحب۔

۲۔ عائشہ داؤد ولد داؤد احمد صاحب

پرنسپل
ناصر کنڈر گارٹن۔ ربوہ

اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاسز ہشتم اور نہم میں داخلہ کے لئے چند سیٹیں خالی ہیں۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء دفتر سے فارم داخلہ اور پراسپکٹس حاصل کریں۔ داخلہ ٹیسٹ ۲۱ جنوری کو ہوگا۔

داخلہ ٹیسٹ انگریزی۔ اردو اور حساب میں ہوگا۔

پرنسپل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

ایک نہایت خطرناک وباء

چند ماہ گذرے بازار میں سے گذرتے ہوئے ایک معمر ۔ نحیف و نزار بزرگ لاٹھی کے سہارے بمشکل چلتے ہوئے آرہے تھے ۔ قریب آنے پر مجھے شبہ سا ہوا کہ یہ تو کوئی جانی پہچانی شخصیت ہے ۔ توجہ اور غور سے دیکھنے پر پتہ چلا کہ ہمارے بچپن کے ساتھی سکول فیلو اور پرانے جاننے والے فلاں صاحب ہیں ۔ ان کو اپنی آنکھوں کے سامنے دن کی روشنی میں دیکھتے ہوئے بھی یہ باور کرنے میں مشکل پیش آرہی تھی کہ یہ وہی صاحب ہیں ۔ تعجب اور حیرانی کا اظہار کرنے کے بعد جب ان سے حال احوال دریافت کیا تو پتہ چلا کہ موصوف ، دانت کی کسی خرابی کے علاج کے لئے کسی ماہر دندان ساز کے پاس گئے تھے ۔ اس علاج کے دوران پتہ چلا کہ ان کے جبڑے کی ہڈی میں کوئی نقص ہے اس کا علاج کسی اور ماہر سرجن سے کروایا گیا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی طبیعت بجائے سنبھلنے کے خراب ہوتی چلی گئی اور معدہ کی خرابی ۔ السر ۔ کینسر قسم کی خوفناک بیماریوں کی تشخیص ہونے لگی ۔ کہنے لگے کہ آپ میری جس حالت پر اتنا تعجب کر رہے ہیں یہ تو بہت بہتر حالت ہے ۔ علاج کے دوران بعض اوقات تو اس سے زیادہ ابتر حالت ہو جاتی رہی اور چل چلاؤ نظر آنے لگتا تھا ۔

اس اچانک غیر متوقع ملاقات کے چند روز بعد ہی یہ افسوسناک خبر سننے کو ملی کہ موصوف اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں ۔ دکھ تو بہت ہوا لیکن ان کی جو حالت میں دیکھ چکا تھا اس کی وجہ سے زیادہ تعجب نہ ہوا ۔ ان سے متعلق بہت سی پرانی یادیں ایک فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے آنے لگیں ۔

طالب علمی کے زمانہ میں آپ اپنی اچھی صحت اور جسامت کی وجہ سے نمایاں نظر آیا کرتے تھے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایک عرصہ تک ان سے ملنے کا اتفاق تو نہ ہوا مگر جب کبھی ان کے متعلق سنا یہی سنا کہ بہت اچھی حالت میں ہیں ۔ کم و بیش بیس سال کے لمبے وقفہ کے بعد قدرت نے ہمیں پھر ایک جگہ جمع کر دیا ۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اپنے کام کے متعلق بہت خوش ہیں ۔ محنت و مشقت کا ہر کام رضاکارانہ طور پر اپنے ذمہ لے لیتے ۔ کبھی کوئی عمارت بن رہی ہو تو مستریوں مزدوروں کو ہدایات دیتے دیتے خود اپنے ہاتھ سے کام شروع کر دیتے ۔ آپ انہیں دفتر میں ملنے جائیں تو وہ کسی بلند و بالا عمارت کی چھت پر کاریگروں کو ہدایات دینے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں مصروف نظر آتے ۔ کبھی پتہ چلتا کہ آج تو صبح سے باغیچہ میں کام کر رہے ہیں ان کے پسندیدہ کسی موضوع پر گفتگو شروع ہوتی تو بلا تکان گھنٹوں باتیں کرتے رہتے ۔ ایسی محنت و مشقت کے غیر معمولی کام کرنے کے بعد بڑی خوشی سے اپنی کارروائی بتاتے ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی بہت اچھی خوبی تھی کہ تکبر و خود پسندی بالکل نہیں تھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی اچھی صحت اور خوبیوں کے مالک اس بھائی کو کس کی نظر کھا گئی ؟

اس سوال کا جواب دینے کی کوشش سے پہلے یہ بھی بتا دوں کہ آج مجھے ان صاحب کی یاد کیوں آئی ۔ تو ہوا یوں کہ میں ایک پرانے رسالے کی ورق گردانی کر رہا تھا ۔ اس رسالہ میں ایک مضمون پر میں ٹھٹھک کر اسے پڑھنے لگا ۔ مضمون کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ

ایک علاقہ کے مشہور قانون دان اچانک فوت ہو گئے ۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق ان کی موت دل کے اعصاب کے ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے ہوئی ۔

ایک مذہبی ادارہ کے بہت بڑے سربراہ کی بیگم خرید و فروخت سے واپس آئیں تو یہ ہولناک نظارہ ان کا انتظار کر رہا تھا کہ ان کے لائق و فائق خاوند جو ہر اتوار کو گرجا گھر میں بہت اچھی اچھی باتیں بتایا کرتے اور لوگوں کو ان کے مسائل کا حل سمجھاتے تھے خون میں لت پت پڑے ہیں اور ان کا قیمتی و کارآمد دماغ پستول کی اس گولی سے جو خود انہوں نے اپنے ہاتھ سے چلائی تھی ادھر ادھر بکھرا پڑا تھا ۔ اخبار میں ان کی وفات کو اچانک قرار دیتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا کہ کچھ عرصہ سے علیل و پریشان رہتے تھے ۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق انہوں نے خودکشی کی تھی ۔

یہ دو اور ایسی ہی اور بے شمار مثالیں ہیں جن میں موت کے قطعاً مختلف اور الگ الگ اسباب بیان کئے جاتے ہیں مگر حقیقتاً ان تمام افسوسناک اموات کا باعث ایک ایسی مشترک چیز ہے جو سماجی طور پر بہت مقبول ہے ۔ مہذب دنیا میں عام استعمال ہوتی ہے ۔ قانونی طور پر اس کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں ہے ۔

بڑے بڑے فیشن ایبل سٹوروں اور چھوٹی چھوٹی دکانوں سے بھی بآسانی مل جاتی ہے ۔ اس چیز کا نام نکوٹین ہے جو سگریٹ (تمباکو) سے حاصل ہوتی ہے ۔

اس مشہور اور وقیع رسالہ کے مطابق ۱۹۶۴ء میں ۳۴ ممالک کی پہلی " سگریٹ نوشی اور صحت " کے موضوع پر ہونے والی کانفرنس کے نزدیک سگریٹ کسی طرح بھی ہیروئن اور شراب سے کم نقصان دہ نہیں ۔ بلکہ اعداد و شمار کے مطابق ہیروئن جیسی قبیح عادت و لعنت کے نتیجہ میں اتنی اموات نہیں ہوئیں جتنی تمباکو نوشی کے نتیجہ میں ہو چکی ہیں ۔

اس مضمون نگار کی تحقیق کے مطابق امریکہ میں دو ماہ میں سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں اس سے زیادہ اموات واقع ہوئی ہیں جتنی ویٹ نام کی بارہ سالہ جنگ میں ہوئی تھیں پھیپھڑوں کے سرطان کے مشہور سرجن ڈاکٹر ALTON OCHSNER آلٹن آکسنر کہتے ہیں کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے پھیپھڑوں میں مختلف قسم کی خرابیوں کی وجہ سے مطلوبہ مقدار میں آکسیجن مہیا نہیں ہوتی ۔ دل کی رفتار بڑھ جاتی ہے اور دوران خون کے عمل میں فساد و خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ تینوں اسباب مل کر دل کی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں ۔

برٹش رائل کالج آف فزیشنز کی ۱۹۷۱ کی رپورٹ کے مطابق موت کے اسباب میں سے تمباکو نوشی اتنا بڑا سبب ہے جتنا پچھلے وقتوں میں ٹائی فائڈ ۔ ہیضہ یا تپ دق تھی ۔

اس تحقیق کے مطابق سترھویں صدی میں تمام وباؤں کے نتیجہ میں اتنی اموات نہیں ہوئیں جتنی امریکہ میں ایک سال میں سگریٹ نوشی سے ہو جاتی ہیں ۔ انیسویں صدی میں یورپ میں ٹی بی سے ہونے والی اموات سے سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں ایک سال میں ہونے والی اموات زیادہ ہیں ۔

آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ وہ صاحب جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان کی اچھی صحت اور نیک عادات و خوبیوں کو تمباکو کی دیمک چاٹ گئی ۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ہر بری عادت اور نشہ سے اپنی حفاظت میں رکھے ۔

وَلی بننے کیلئے ابتلاء ضروری ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :
" بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں اور واصلین سے ہو جاویں ۔ ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں ...... یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صدہا ولی فی الفور بن گئے ۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے ...... جب تک انسان آزمایا نہ جاوے ۔ فتن میں نہ ڈالا جاوے وہ کب ولی بن سکتا ہے ۔

ایک مجلس میں بایزیدؒ وعظ فرما رہے تھے ۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا ۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے ۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسماعیل کو لے لیا ۔ کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں ...... سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے ۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آ گیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے ۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزیدؒ پر ظاہر کیں ۔ تو انہوں نے قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لیمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا ۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی ۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے ۔ میں ایک مصفّا چیز ہوں ۔ اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں ۔ لیکن نیچے ہوں ۔ اس کا باعث کیا ہے ؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں ۔ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی ۔ ایک زمانہ تھا جب میں بویا گیا ۔ زمین میں مخفی رہا ۔ خاکسار ہوا ۔ پھر خدا کے ارادے سے بڑھا ۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا ۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا ۔ کوہو میں پیسا گیا ۔ پھر تیل بنا ۔ اور آگ لگائی گئی ۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا ؟

یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں ۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جا کر بلا مجاہدہ و تزکیہ ایک دم صدیقین میں داخل ہو گیا "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں۔

قرآن مجید ایک ایسی زبان میں نازل ہوا ہے جو زبان اپنے اندر معنے رکھتی ہے یعنی اس میں ہر نام کے کوئی معنی ہوتے ہیں۔ باقی زبانوں میں اگر کسی چیز کا نام بدل کر اسکی جگہ اور نام رکھ لیا جائے تو اس کے معنوں میں فرق نہیں پڑیگا۔ لیکن عربی کا نام اگر بدل کر اور رکھ لیا جائے تو یقیناً اس کے معنوں میں فرق پڑ جائیگا مثلاً اُمّ کا لفظ لے لو۔ ام کے معنی عربی زبان میں جڑ اور مقصود کے ہیں یعنی ایسی چیز جس میں سے اور چیزیں نکلیں۔ اور جس کی طرف دوسرے متوجہ ہوں۔ اب اگر ماں کے لیے ام کی جگہ عربی میں کوئی اور لفظ لکھ دیا جائے تو یہ معنی بالکل بدل جائیں گے لیکن اگر پنجابی میں یا اردو میں ماں کی جگہ کوئی اور لفظ رکھ دیا جائے مثلاً پاں کہہ لیا جائے یا تاں کہہ لیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑیگا۔ چاہے "ب۔ ا۔ ن" کہہ لیں یا "ت۔ ا۔ ن" کہہ لیں "د۔ ا۔ ن" کہہ لیں اور جو چاہیں اس سے مراد لیں معنوں پر اسکا کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ لیکن عربی کے لحاظ سے اگر ہم نام کو بدل دیں تو وہ نام بے معنی ہو جائے گا۔ وہ صرف علامت ہوگی اسکے کوئی معنے نہیں ہوں گے۔ جیسے اُم کا لفظ ہے۔ اسکی بجائے عربی میں اگر ہم تُم کہہ دیں تو وہ صرف علامت رہ جائے گی۔ اسکے وہ معنی نہیں ہونگے جو ام کے لفظ میں پائے جاتے ہیں۔ ماں کو عربی میں ام اس لیے کہتے ہیں کہ یہ بطور جڑ ہے بچوں کے لیئے۔ دوسرے بچے اپنی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اسکے محتاج ہوتے ہیں۔ پس ام کے معنے عربی زبان میں اس چیز کے ہیں۔ جو بطور جڑ کے ہو اور جسکی طرف دوسرے لوگ متوجہ ہوں اور ماں کو اس لیئے ام کہتے ہیں کہ یہ بطور جڑ ہے۔ نیز بچوں کی تربیت کا مرکزی مقام ہے۔ جسکی طرف بچے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے متوجہ ہوتے ہیں۔ اب اگر اُم کا لفظ بدل کر اسکی جگہ پر کوئی اور لفظ رکھ دیا جائے تو اس لفظ سے ہرگز یہ معنے پیدا نہیں ہونگے جو اُم کے لفظ سے پیدا ہوتے ہیں۔ صرف ایک علامت رہ جائے گی۔ اسی طرح قرآن مجید میں بنی نوع یعنی مرد اور عورت کا جو مشترکہ نام انسان رکھا ہے یہ انسان کا لفظ ہی ایک بامعنی لفظ ہے۔ اصل میں یہ لفظ اُنسان ہے جسکے معنے ہیں دو محبتیں پس یہ لفظ جو مرد اور عورت دونوں پر مشتمل ہے اسکے معنے ہیں ایسا وجود جو دو محبتوں کا ظاہر کرنے والا ہے یعنی ایک طرف یہ لفظ اس تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو خدا اور بندے کے درمیان ہے اور دوسری طرف اس تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو بندوں کو بندوں سے ہے۔ پس انسان کے معنے ہیں وہ وجود جو ایک طرف خدا سے محبت کرنے والا ہو اور دوسری طرف بندوں سے محبت کرنیوالا ہو۔ ایسا وجود سوائے انسان کے دنیا میں اور کوئی نہیں۔ انسان میں اگر حیات پائی جاتی ہے تو دوسرے جانوروں میں بھی حیات پائی جاتی ہے۔ انسان دیکھتا ہے تو دوسرے جانوروں کی بھی آنکھیں ہوتی ہیں۔ اور وہ بھی دیکھتے ہیں۔ انسان کے کان ہیں تو دوسرے جانوروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ جس طرح انسان کھاتا پیتا ہے اسی طرح وہ بھی کھاتے پیتے ہیں۔ انسان میں چلنے اور دوڑنے کی صفت پائی جاتی ہے تو باقی جانور بھی چلتے پھرتے اور دوڑتے ہیں۔ انسان کے نر و مادہ ہوتے ہیں تو باقی جانوروں میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی بچے جنتے اور پلتے ہیں۔ لیکن ایک چیز جو انسان کو باقی جانوروں سے ممتاز کرتی ہے اور جو چیز باقی جانوروں میں نہیں پائی جاتی وہ انسیت ہے۔ جو بندے کو خدا سے ہوتی ہے۔ انسانوں میں ہی وہ لوگ نظر آتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور انکو خدا تعالیٰ سے محبت کا ایسا تعلق ہوتا ہے کہ وہ ایک منٹ کے لیے بھی اسکے دروازے سے الگ نہیں ہوتے لیکن کسی حیوان میں یہ ملکہ نہیں پایا جاتا۔ اسلیئے حیوان اسی دنیا میں اپنی زندگی کو پورا کر لیتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد انکو زندگی دوبارہ نہیں ملتی۔ لیکن انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوتا ہے اور اپنی دائمی زندگی گذارنے کے لیے وہ ایک نئی سڑک پر قدم مارتا ہے۔ جو سڑک کبھی جنّت میں سے ہو کر گذرتی ہے اور کبھی دوزخ میں سے ہو کر گذرتی ہے۔ پس انسان کے معنی ہیں دو محبتیں رکھنے والا وجود۔ ایک خدا تعالیٰ سے محبت اور دوسرے بنی نوع انسان سے محبت چنانچہ اسی نام کی وجہ سے (دین حق) نے مذہب کی جو حقیقت بیان کی ہے وہ یہی ہے کہ مذہب اس لیے دنیا میں آتا ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور انسان کو بنی نوع انسان سے ہمدردی اور محبت کرنا سکھائے۔ مذہب کی ساری تفاصیل یا خدا سے محبت اور تعلق پیدا کرنے سے متعلق ہوتی ہیں اور یا بنی نوع انسان سے نیک تعلق رکھنے کے متعلق ہوتی ہیں۔

نماز کیا ہے یہ اس تعلق کا اس محبت کا اظہار ہے جو بندے اور خدا کے درمیان ہوتی ہے۔ جسطرح ایک ماں اپنے بچے کو یاد کرتی ہے جسطرح ایک بچہ اپنی ماں کو یاد کرتا ہے۔ جسطرح بھائی بھائی کو یاد کرتا ہے اور جس طرح دوست دوست کو یاد کرتا ہے۔ جس طرح خاوند بیوی کو یاد کرتا ہے جسطرح بیوی خاوند کو یاد کرتی ہے اسی طرح ایک نیک انسان اپنے خدا کو فراموش نہیں کرتا اور دن میں متعدد بار اپنے خدا کو یاد کرتا ہے اسی کا نام عبادت ہے اور یہی نماز ہے ہم دیکھتے ہیں جہاں حقیقی محبت ہو وہاں کوئی شخص کسی کو اسکی یاد سے روک نہیں سکتا ایک ماں کو کتنا ہی سمجھاؤ کہ وہ اپنے بچے کی یاد چھوڑ دے بچے کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنی ماں کو یاد نہ کرے۔ دوست کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے دوست کو یاد نہ کرے۔ بھائی کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے بھائی کو یاد نہ کرے باپ کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے بیٹوں کو یاد نہ کرے۔ بیٹوں کو کتنا ہی کیوں نہ کہو کہ وہ اپنے باپ کو یاد نہ کریں۔ بیوی کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے خاوند کو یاد نہ کرے یا خاوند کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنی بیوی کو یاد نہ کرے وہ قطعاً اس بات کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ جن کے ساتھ انکی محبت ہے وہ انکی یاد چھوڑ دیں کیونکہ انہیں حقیقی محبت ہوتی ہے۔ مگر انسانوں میں سے ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایسے ہیں جو اپنے اندر انسانیت کی حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ اپنے خدا کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اور وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ انکو یاد دلایا جائے کہ انکا کوئی پیدا کرنیوالا ہے۔ اور وہی انکا حقیقی مالک ہے۔ اگر انکو یہ بات یاد کرا دی جائے تو پھر وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ انکے دل میں خدا تعالیٰ کی یاد تازہ رکھی جائے۔ اور پھر وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ یاد دلا دلا کر خدا تعالیٰ سے انکا تعلق مضبوط کیا جائے۔ یہ ایک کمزوری ہے جو انسان میں حیوانیت کیوجہ سے آئی ہے۔

انسان چونکہ پیدائش کے لحاظ سے حیوانوں سے تعلق رکھتا ہے اس لیے جب اس پر حیوانیت غالب آجاتی ہے تو جہاں ہمیں ایسے انسان نظر آتے ہیں جو ہر قسم کے تعلقات پر خدا تعالیٰ کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور دنیا کی محبت پر خدا تعالیٰ کی محبت کو مقدم رکھتے ہیں وہاں اس حیوانیت کے غالب آجانے کیوجہ سے ایسے انسان بھی نظر آتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے تعلق کو بھلا کر حیوانوں کی طرح کھانے پینے عیش اور آرام کرنے عمدہ اور آرائش کے سامان مہیا کرتے سیر و تفریح کرنے اور دنیا کی لذات حاصل کرنے میں ہی زندگی سمجھتے ہیں۔ اور اخروی زندگی سے انکا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ انکی ساری کی ساری خواہشات اس دنیا کی زندگی سے وابستہ ہوتی ہیں۔ مجھے اس پر تعجب آتا ہے جسطرح ہر انسان موت سے ڈرتا ہے اور اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور جسطرح موت کو اپنے سے دور رکھنے کے لیے ایک انسان ہزاروں اور لاکھوں روپیہ خرچ کرتا ہے اگر ہماری زندگی صرف اسی دنیا کے ساتھ وابستہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ موت سے بچنا چاہتا ہے۔ ہمیں اس زندگی میں ہزارہا بلکہ کروڑہا انسان ایسے نظر آتے ہیں جن کے پاس دنیا کے بہترین سامانوں سے مال و دولت آرام و آسائش اور اس دنیا کی باقی تمام لذتوں سے کچھ بھی موجود نہیں۔ مگر باوجود اسکے وہ اس دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ ان کے اندر اس خواہش کا پایا جانا بتاتا ہے کہ کسی اور اہم مقصد کو پورا کرنے کیلئے انکو پیدا کیا گیا ہے اور اگر کسی اور اہم مقصد کیلئے انکو پیدا نہیں کیا گیا تو پھر وہ کونسی چیز ہے جو باوجود تکالیف کے انکو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور زندہ رہنے کی اور موت سے بھاگنے کی تلقین کرتی ہے۔

کون کرتا ہے محبّت بے بہا، ماں کے سوا
صِدقِ دل سے کون دیتا ہے دعا، ماں کے سوا
کون ہو سکتا ہے قدسیؔ چلچلاتی دھوپ میں
خوشبوؤں سے تر بتر ٹھنڈی ہَوا، ماں کے سوا

ـــ عبدالکریم قدسیؔ

کیا آپ کا چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا گیا ہے؟

ـــ ناظم مال وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ربوہ لکھتے ہیں

گذشتہ دنوں الفضل کے ایک شمارہ میں قاعدہ یسرنا القران کی افادیت پر ایک دوست کا نوٹ نظر سے گذرا۔ واقعی قرآن کریم ناظرہ جاننے / سیکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک نہایت ہی آسان راہ عطا کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بھی اس کی تعریف فرمائی ہے بالخصوص بچوں کے لئے تو یہ قاعدہ بہت ہی عمدہ پایا گیا ہے اور اگر بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی اسکول بھیجنے سے پہلے پہلے یہ قاعدہ پڑھا دیا جاوے تو وہ بڑی آسانی سے قرآن کریم ختم کر لیتا ہے ۔میری طرح اور دوستوں کو بھی اس کا تجربہ ہے ۔ کہ بچوں کو بالعموم جب وہ صاف، صاف باتیں کرنے لگ جاتے ہیں یعنی تین چار سال کی درمیانی عمر میں تو کھیل کھیل میں ہی اس قاعدہ پر وہ عبور حاصل کر لیتے ہیں اور قرآن کریم کا پاک تاج اپنے سر پر سجانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں حال ہی میں اپنے ایک پوتے عزیزی سعید احمد نذیر کے بارے میں اپنا تجربہ جان سے پیارے آقا کے ارشاد کے ہمراہ بیان کرنا چاہتا ہوں جو کہ بہت سے دوستوں کے لئے راہنمائی کا موجب بن سکتا ہے۔ امید ہے یہ شائع فرما کر ممنون فرماویں گے۔

میں نے اپنے اس عزیز کو ساڑھے تین سال کی عمر میں یا اس سے کچھ پہلے جب وہ اس قابل ہوا کہ ہر قسم کی باتیں کرنے لگ گیا ۔ تو میں نے اس کو اس قاعدہ کی طرف لگایا ۔ لیکن جب وہ جزم پر پہنچا تو بالکل اٹک گیا ۔ اور میں ہر طریق سے اس کو آگے گذارنے پر کامیاب نہ ہوا۔ تو میں نے اس کی والدہ سے کہا کہ وہ صورت حال بیان کر کے اپنے جان سے پیارے آقا سے نہ صرف دعا کے لئے عرض کرے بلکہ راہنمائی بھی طلب کرے تو اس کے جواب میں حضور پر نور نے ڈھیروں دعائیں اور پیار دیتے ہوئے فرمایا ۔

" آپ نے جو اپنے بچہ کے متعلق تحریر کیا ہے۔ آپ گھبرائیں نہیں بعض بچے بعض خاص جگہ اٹکتے ہیں ۔ صرف سمجھا کر آگے گذر جانا چاہیئے عمر کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ خود ہی سمجھ آجائیگی "۔

(ارشاد حضور فرمودہ ۲۶-۶-۹۰)

چنانچہ جب حضور کے اس ارشاد پر عمل کیا گیا ۔ تو اللہ تعالےٰ نے خاص فضل فرمایا اور عزیز موصوف نے نہ صرف قاعدہ خود پڑھ لیا بلکہ سوا چار سال کی چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم ختم کر لیا۔

آپ سے درخواست ہے کہ نہ صرف آپ خود عزیز کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں ۔ بلکہ جملہ قارئین الفضل کی خدمت میں بھی درخواست کر دیں ۔ آپ کا بہت بہت شکریہ ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں
"یاد رکھو۔ خدا کی توفیق کے بغیر دین کی خدمت نہیں ہو سکتی۔ جو شخص دین کی خدمت کے واسطے شرح صدر سے اٹھتا ہے خدا اس کو ضائع نہیں کرتا۔"

باہمی اتفاق و محبّت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں
"تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو..... نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے ..... میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
مینجر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب سابق امیر ضلع خانیوال کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶۔ دسمبر ۱۹۹۰ء کو کامیاب طور پر ہو گیا ہے۔ دوسری آنکھ کا آپریشن وسط جنوری کو ہوگا۔

○ مکرم منور احمد صاحب ابن عبد اللطیف صاحب مہر آف کراچی لمبے عرصہ سے دل کے مرض میں بیمار چلے آرہے ہیں۔

○ عزیز عبد اللہ ضیغم ابن بشیر احمد صاحب ضیغم کا آپریشن مورخہ ۲۷-جنوری ۱۹۹۱ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو رہا ہے۔

○ مکرم صلاح الدین صاحب باجوہ آف داتا زید کا سیالکوٹ کی والدہ صاحبہ پتّہ اور گردہ کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد اسماعیل صاحب خالد آف سنجر چانگ (سندھ) لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ انہیں بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد نذیر صاحب ملک آف منگریل ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو وفات پا گئے۔ موصوف کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ اس واقعہ سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ۸۔ اکتوبر کو ان کی صاحبزادی نصرت جہاں وفات پا گئی تھیں۔ جنہوں نے دو نو عمر بچے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم محمد نذیر صاحب اور محترمہ نصرت جہاں صاحبہ دونوں بفضلِ تعالےٰ موصی تھے۔ لہٰذا انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ باپ بیٹی کے درجات بلند فرمائے اور غمزدہ خاندان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

○ محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر مورخہ ۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۰ء کی درمیانی رات ۱۲ بجے وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ نماز جنازہ جمعہ ۲۸۔ دسمبر کو شام چار بجے اُن کے آبائی گاؤں چک ۱۶۶ مراد کے قبرستان میں پڑھائی گئی آپ مکرم رانا محمد خاں صاحب امیر ضلع بہاولنگر کے بہنوئی تھے۔ موصوف نے اپنی یادگار چار بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

(شاہد مشتاق صاحب بابت ترکہ شیخ مشتاق احمد صاحب)

مکرم شاہد مشتاق صاحب وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب سکنہ I-C-58 گلبرگ III لاہور وفات پا گئے ہیں۔ ان کا مکان نمبر ۱۹/۲ محلہ دار الصدر ربوہ ان کے بیٹے شاہد مشتاق صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔ سب ورثاء کو اس سے اتفاق ہے ۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ربوہ)

(حاجی مختار احمد صاحب اطہر بابت ترکہ افتخار احمد صاحب اشرف)

مکرم حاجی مختار احمد صاحب آف محمد محسن مولا بخش آئیل ملز فیکٹری ایریا فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مکرم افتخار احمد صاحب اشرف وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا پلاٹ نمبر ۱۶/۱ محلہ دار الیمن ربوہ اُن کی تحریر کے مطابق (جو وہ اپنی وفات سے پہلے مجھے دے گئے تھے) میرے نام منتقل کیا جائے۔ میرے دوسرے بہن بھائیوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دفتر دار القضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء۔ربوہ)

اعلان گمشدگی

خاکسار کا بٹوا گم ہو گیا ہے۔ جس میں میرا ڈرائیونگ لائسنس نمبر SA/500.74 ہے۔ جن صاحب کو ملے پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

قیوم نعیم
۱۸/۵ دار الرحمت غربی۔ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخباری سُرخیاں

سالِ نو کے پہلے چند ایام میں کس نے کیا کہا؟

پیر پگاڑا

"مارشل لاء اتنی دُور ہے جتنا بندے سے خدا۔ فیملی پلیننگ ہو گی۔ بہت سوں کے ٹکٹ کٹیں گے۔ چند بھٹکے ہوئے مولوی شریعت بل پیش کر رہے ہیں۔ اس بل کی آمد پر جو پریشانی ہو گی۔ اس کا اندازہ مولوی مرنے کے بعد بھی نہیں لگا سکتے۔ مَیں جانتا ہوں کہ اس بل نے منظور نہیں ہونا۔ اس لئے زیادہ مخالفت نہیں کرتا۔ شریعت بل کے اصل خالق کی نیت مُلک میں صدارتی بلکہ خلافت کا نظام رائج کرنے کی تھی "مجوزہ خلیفہ" تو اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اب کون بنتا ہے۔ اس سے پوچھو۔ مَیں اس عمر میں نہیں رہا جہاں خلافت قائم کر کے حرم بنانے کی آرزو ہو۔ یہ بل وہابی اِزم کو لاتے اور بڑے بڑے حرم آباد کرنے کی خواہش ہے۔ میں سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ مَیں نے حالیہ انتخابات سے قبل کہہ دیا تھا کہ آئندہ انتخابات ۶ ماہ بعد ہو جائیں گے۔ یہ بھی کہا تھا کہ یکم جنوری سے تماشہ ہو گا وہ شروع ہے۔

ولی خان

موجودہ شریعت بل سے فرقہ واریت کو ہوا ملے گی۔

پیر پگاڑا

ملک میں بیلٹ کے ذریعہ مارشل لاء نافذ ہے۔ مارچ میں ڈبل مارچ۔ ۱۴ اگست تک "اباؤٹ ٹرن" ہو گا۔

ولی خان

ہم مکمل شریعت محمدی چاہتے ہیں جھگڑا اسلام کا نہیں۔ حقوق کا ہے

صدر غلام اسحٰق

شریعت بل کے لئے آٹھویں ترمیم بھی ختم ہو سکتی ہے۔ شریعت کے نفاذ کے لئے اپنے اختیارات میں کمی کو محسوس نہیں کروں گا۔ ایک ہی خواہش ہے کہ ملک مکمل اسلامی مملکت بن جائے۔

گورنر میاں اظہر

یہاں پر تو جنگل کا قانون ہے۔ گورنر نہیں آپ کا بھائی ہوں صورتِ حال کے ذمہ دار افراد کو معطل کرنے کی سفارش وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم سے کروں گا۔

ولی خاں

ملک میں سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی حکمرانی ہے۔ ایسی شریعت نہیں چاہیئے جو تفرقہ پیدا کرے۔ سیاسی مقاصد کے لئے مساجد کا استعمال ملکی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔

ڈسٹرکٹ اتھارٹی

قصاص و دیت آرڈی ننس کے تحت ہاتھ پاؤں کاٹنے میں ڈاکٹروں کی ذمہ داری اہم ہو گی۔ ڈاکٹروں کو یہ رائے دینا ہو گی کہ زخمی کے برابر ملزم کو زخم لگانے سے اس کی جان کو کوئی خطرہ تو نہیں ہو گا۔

جنگ ایڈیٹوریل

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد صاحب نے حیدر آباد میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں علماء کے قتل کا بازار گرم ہے۔ فسادات کی سازش ہو رہی ہے امن و امان درہم برہم ہو چکا ہے اور حکومت غافل ہے۔ اس وقت روٹی سے زیادہ عزتوں کا تحفظ ضروری ہے۔

آپ کا اپنا کمپوزنگ سنٹر ـــــ کتب، رسالہ جات، میگزین کی اردو انگلش کمپوزنگ بذریعہ کمپیوٹر اعلیٰ کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لاویں
• پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین ہے
ربوہ میں رابطہ:- انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس فون: ۳۴۳
سلور لنک کمپوزنگ سنٹر
رضیہ محل ۲ے راٹل پارک - لاہور فون: ۸۶۹۸۸۷

خبریں

ملکی خبریں

○ حکومتِ پاکستان نے عراقی سفارت خانے کے پریس اتاشی جاسم ایم جے شیخ کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دیکر ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ ان پر لوگوں کو مظاہروں پر اکسانے حکومت کے خلاف لٹریچر چھپوانے اور ملک دشمن سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام ہے۔

○ صوبہ سرحد میں تمام تعلیمی ادارے غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں اور طلبہ کو ہاسٹل خالی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

○ وزیرِ اعظم نے ایک ہنگامی سیل کے اجلاس کی صدارت کی وزیرِ اعلیٰ پنجاب نے بھی ایک خصوصی اجلاس بلا کر غذائی اشیاء کی نقل و حمل اور قیمتوں کا جائزہ لیا۔

○ ایک اطلاع کے مطابق سعودی عرب اور خلیج میں مقیم تمام پاکستانی خیریت سے ہیں۔

○ وفاقی شرعی عدالت نے ۱۴ کلو چرس اور ساڑھے آٹھ کلو افیون کی برآمدگی میں ملوث ایک ملزمہ کی ضمانت منظور کر لی ہے اور سیشن جج کی طرف سے دی جانیوالی کوڑوں اور جرمانے کی سزا معطل کر دی ہے۔

○ سندھ کے سیاستدان جی ایم سید نے کہا ہے کہ ملک میں استحصال روکنے کے لئے ضروری ہے کہ سندھ، بلوچستان، پنجاب، سرائیکی دیس اور پختونخواہ پر مشتمل ایک کنفیڈریشن بنائی جائے مرکز کے پاس صرف تین محکمے ہوں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سندھ کو آزاد ریاست کے طور پر اقوام متحدہ کا رکن بنایا جائے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ پٹرول۔ بجلی اور گیس کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔

○ وزیرِ اعظم کا ایران اور ترکی کا دورہ خلیج کی صورتحال کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے

○ صوبائی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان مارچ تک ہو جائے گا۔ اور وفاقی اور چاروں صوبائی حکومتیں اس ایوارڈ کی بنا پر اپنے آئندہ سالانہ بجٹ تیار کریں گی۔ انہوں نے بتایا کہ پنجاب حکومت کا مؤقف یہ ہے کہ سرحد کو تربیلا ڈیم کی رائلٹی وفاقی حکومت نہیں بلکہ واپڈا کو ادا کرنی چاہیئے

غیر ملکی خبریں

○ خلیج کی جنگ میں شدت آگئی ہے۔ امریکی طیاروں نے ترکی کے ہوائی اڈوں سے بھی عراق پر حملے کئے ہیں۔ اتحادی افواج کی پوری کوشش ہے کہ عراقی ری پبلکن آرمی اور میزائیلوں کے اڈوں کو تباہ کر دیا جائے مگر اس میں انہیں پوری طرح کامیابی نہیں ہوئی۔

○ شام نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے اردن پر حملہ کیا تو شام پوری قوت سے اردن کا ساتھ دے گا۔

○ عراق نے اسرائیل پر ۱۲، میزائل پھینکے۔ متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ امریکہ نے اسرائیل کو جوابی کارروائی سے منع کیا ہے اور اسے یقین دلایا ہے کہ ہم خود عراق سے اس کا بدلہ لیں گے۔

○ عراق نے اتحادی افواج کے ۹۴، ہوائی جہاز تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ عراقی حکومت نے سعودی عرب پر میزائیل پھینکنے کی خبر کی تردید کی ہے۔

○ صدر بش نے کہا ہے کہ عراق کو شکست دینا اور کویت سے نکالنا اتنا آسان نہیں خصوصاً جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ سویلین آبادی کو کم سے کم نقصان پہنچے۔

○ روسی صدر گورباچوف نے عرب رہنماؤں کے نام اپنے خطوط میں انہیں صبر و تحمل سے کام لینے کی تلقین کی ہے اور کہا ہے کہ اس جنگ کو عرب اسرائیل جنگ نہ بنائیں۔

○ ایرانی صدر نے یو۔ این۔ او کے سیکرٹری جنرل کے نام ایک خط میں جنگ بند کرانے کیلئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔